

## 10078 - اذان کا حکم

### سوال

کیا اذان واجب ہے؟  
ہم کالج کے سٹوڈنٹ ہیں اور نماز کے لیے مختص جگہ پر نماز ادا کرتے ہیں، کیا ہمارے لیے نماز سے قبل اذان دینا ضروری ہے، حالانکہ ہمیں دوسری مساجد کی اذان سنائی دیتی ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله :

اول:

لغت عرب میں اذان اعلان اور معلوم کرانے کو کہتے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں الحج ( 27 )۔

یعنی انہیں حج کا بتا دیں۔

اور شریعت میں اذان کی تعریف یہ ہے کہ:

فرضی نمازوں کے اوقات کا ثابت شدہ الفاظ اور مخصوص طریقہ پر اعلان کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔

دوم:

فقہاء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ اذان اسلام کے خصائص اور دین کا ظاہری شعار اور علامت ہے۔

لیکن اس کے حکم میں اختلاف ہے:

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

ایک قول یہ ہے کہ یہ فرض کفایہ ہے، امام احمد کا مسلک یہی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور معاصرین علماء کرام میں سے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی اختیار کیا ہے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ:

یہ سنت مؤکدہ ہے۔

دونوں میں صحیح قول یہ ہے کہ اذان فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر اسے کوئی ایک شخص ادا کرے کہ وہ کافی ہو تو باقی افراد سے ساقط ہو جائیگی۔

اس کی دلیل سنت نبویہ میں سے درج ذیل حدیث ہے:

مالك بن حويرث رضى الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہماری عمریں تقریباً سب کی برابر تھی اور ہم سب نوجوان تھے، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیس راتیں ٹھہرے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شفقت کرنے والے اور رحم دل تھے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ ہم اپنے گھروں اور اہل و عیال میں واپس جانے کا شوق رکھتے ہیں، تو انہوں نے ہمیں اپنے پیچھے اہل و عیال کے بارہ میں دریافت کیا، ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"تم اپنے اہل و عیال میں جاؤ اور وہاں ان کے پاس جا کر رہو، اور انہیں تعلیم دو، اور اور احکام بتاؤ، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے، اور تم میں سے بڑا شخص تمہیں نماز پڑھائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 602 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 674 )۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے:

"جب تم دونوں نکلو تو اذان کہو اور تم میں سے بڑا تمہاری امامت کرائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 604 )۔

اور ترمذی و نسائی کی روایت میں ہے:

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

مالك بن حويرث رضى الله تعالى عنه بيان كرتے هیں كه ميں اور ميړا چچا زاد هم دونوں رسول كريم صلى الله عليه وسلم كے پاس آئے چنانچه رسول كريم صلى الله عليه وسلم نے فرمايا:

" جب تم دونوں سفر پر نكلو تو اذان كہہ كر اقامت كہو اور تم ميں سے بڑا تمہاري امامت كروائے "

جامع ترمذى حديث نمبر ( 205 ) سنن نسائى حديث نمبر ( 634 ) علامه البانى رحمه الله تعالى نے " اراء الغليل " ( 1 / 230 ) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

يہ حديث اس كى دليل ہے كه اذان فرض كفايه ہے، كيونكه نبى كريم صلى الله عليه وسلم نے جماعت ميں سے صرف ايك شخص كو اذان دينے كا حكم ديا، نہ كه سارى جماعت كو.

ديكھيں: توضيح الاحكام ( 1 / 424 ).

امام نووى رحمه الله تعالى كہتے هیں:

اس حديث ميں مسافروں كے ليے نماز باجماعت اور اذان كى مشروعيت پائى جاتى ہے، اور حضر و سفر ميں اذان دينے كى پابندى پر ابھارا گيا ہے.

ديكھيں: شرح مسلم للنووى ( 5 / 175 ).

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام كا كہنا ہے:

شہر و علاقے ميں اذان دينا فرض كفايه ہے، اور اسى طرح اقامت بهى، اور اگر جہالت كى بنا پر يا غلطى وغيره سے بغير اذان اور اقامت كے نماز باجماعت ادا كى جائے تو اس كى نماز صحيح ہو گى.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 6 / 54 ).

اور شيخ ابن عثيمين رحمه الله تعالى كہتے هیں:

اور ان دونوں - يعنى اذان اور اقامت - كى فرضيت كى دليل كئى ايك احاديث ميں نبى كريم صلى الله عليه وسلم كا حكم اور سفر و حضر ميں اس كى پابندى ہے، اور اس ليے بهى كه غالب طور پر نماز كے وقت كا ان دونوں كے بغير علم ہى نہيں ہوتا، اور ان دونوں كے ساتھ مصلحت متعين ہے، كيونكه يہ دين اسلام كے ظاہرى شعار اور علامت ميں شال

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

ہوتے ہیں۔

دیکھیں: الشرح الممتع ( 2 / 38 )۔

اذان کے فرض کفایہ ہونے کی بنا پر یہ معلوم ہوا کہ اگر علاقے اور شہر میں جب اذان ہو تو اس وقت سننے والی ہر جماعت پر اذان دینا واجب نہیں بلکہ وہی اذان کافی ہو گی، اگرچہ افضل اور بہتر یہی ہے کہ اذان ترک نہ کی جائے چاہے نماز اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا محلہ کی سب مساجد میں لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اذان دینا واجب ہے، حالانکہ ایک مسجد کی آواز سب محلہ والے سنتے ہیں؟

اور کیا محلہ کی ایک مسجد کی اذان کافی ہو گی؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

اذان دینا فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر محلہ میں ایک مؤذن اذان دے اور محلہ کے سارے رہائشی اسے سن لیں تو یہ کافی ہو گی، لیکن عمومی دلائل کے پیش نظر ہر مسجد والوں کے لیے اذان دینا مشروع ہے۔

اس بنا پر آپ کے لیے افضل اور بہتر یہی ہے کہ آپ اذان کہا کریں، اگرچہ ایسا کرنا آپ پر واجب اور ضروری نہیں۔

واللہ اعلم .